

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدًا ومصليًا

(۲۰۱)۔۔۔ سوال میں ذکر کردہ معاملات اور مذکورہ نفع کا مانگنا شرعاً جائز نہیں ہے، یہ سود کے لین دین کا ایک حیلہ ہے، جسے فقہی اصطلاح میں بیع عینہ کہا جاتا ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔ (مآخذ الترویج: ۱۳۰/۱۳) لما فی اعلاء السنن (۱۷۹/۱۴)

وفیه تصریح باشتغال العینة علی الخداع والحيلة، فلا یصح القول بأن حرمة العینة لیس لأجل أنها حيلة، بل الصحیح أن حرمتها لأجل كونها حيلة لأخذ الربا، لا للتفصی عنه، والمباح من الخیل إنما هی الثانية دون الأولى.

وفی المغنی لابن قدامة (۱۳۳ / ۴)

وان باع سلعة بنقد، ثم اشتراها بأكثر منه نسيئة، فقال أحمد، فی رواية حرب: لا یجوز ذلك إلا أن یغیر السلعة؛ لأن ذلك یتخذ: وسیلة إلى الربا، فأشبهه مسألة العینة.

الهدایة فی شرح بداية المبتدی (۵۵ / ۳)

إذا شرط الأكثر فالإقالة علی الثمن الأول لتعذر الفسخ علی الزيادة، إذ رفع ما لم یکن ثابتاً محال فیبطل الشرط؛ لأن الإقالة لا تبطل بالشروط الفاسدة.

والله تعالی اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیر طارق بلوانی مؤید لادولہ الدیوب

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹ شعبان / ۱۳۳۷ھ

۱۷ / ۱۱ / ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
شاہ محمد نفعی علی



الجواب صحیح
امیر ابو حفص غفرلہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۸ شعبان / ۱۳۳۷ھ



الجواب صحیح

بندہ امیر امین عسکری

۹ - ۱ - ۵۱۷۳۷